شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

ہر قدم روشنی

عشاء کی نماز کے بعد دُرود و سلام کی بارش میں روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ آلہ وسلّم پر حاضری دی۔ زائرین ’’الصلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ اور السّلامُ علیک ایھاالنبیؐ‘‘ کے بابرکت الفاظ سے اپنی زبانوں اور اپنے دل و دماغ کے نہاں خانوں کو معطر کر رہے تھے اور مواجہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے تھے۔ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔ رحمت کی برکھا تھی۔ قسمت والے جھولیاں بھر رہے تھے۔ اور ؎

دست بستہ چلے آتے تھے غلامانِ رسول جیسے اک قافلۂ کاہکشاں ہوتا ہے

مگر میں ایک نانہجار، گناہوں کا مارا ہوا، نگاہِ رسول صلّی اللہ علیہ آلہ وسلّم سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ؎

لے دے کے چند اشکِ ندامت تھے میرے پاس کیا لے کے جاتا شافعِ محشر کے سامنے

دل و دماغ پر اک عجیب کیفیت طاری تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان دینے کی جگہ، منبرِ رسول اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا جنت کا ٹکڑا۔ وہ محراب جس میں آپ نماز پڑھاتے رہے اور پھر یہ تصور کہ واقعی مجھے میرے اللہ نے اس جگہ لا کھڑا کیا ہے۔ جس جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں جید صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھا کرتے تھے۔ دنیائے اسلام کی عظیم یونیورسٹی، اصحاب صفہ کے بیٹھنے کی جگہ جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم درس دیا کرتے تھے۔ ان کا چبوترہ جو آج بھی اپنی ہیئت اور سائز کے حساب سے اسی طرح قائم ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ آلہ وسلّم کے دور میں تھا اور پھر خود روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میرے سامنے تھا۔ آپ کا مسکن آپ کی رہائش کی جگہ، میں مبہوت کھڑا ذرے ذرے کو اپنی نگاہوں سے بوسہ دے رہا تھا۔ ہکا بکا اپنی قسمت پر نازاں تھا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے مجھ کملے، بے وقوف اور کج مج کردار کو یہاں لا کھڑا کیا ہے۔ جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم چلتے پھرتے رہے یا میں کوئی خواب دیکھ رہا تھا اور دیر تک ؎

بیٹھا رہا میں گنبدِ اخضر کے سامنے محراب کے تلے کبھی منبر کے سامنے

عشاق قطار میں کھڑے ایک ایک کر کے محراب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نفل ادا کر رہے تھے۔ میں بھی قطار میں لگ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس جائے سعید پر مجھ پاپی کو بھی اپنا ماتھا رگڑنے کی سعادت بخشی۔ جس جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک، سجدہ کناں رہی تھی۔ میرا انگ انگ میرے وجدان کا ایک ایک تار خوشی سے جھوم رہا تھا:

بابرکت محراب کے اندر
پاک نبی کی سجدہ گاہ میں
مجھ جیسے عصیاں پیکر نے
سچ مچ اپنا ماتھا رگڑا
کچھ مت پوچھو کیا پایا ہے
دولتِ دنیا، دولتِ عقبیٰ
سب کچھ جھولی میں آیا ہے